سوال

ی اللہ (5762)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ر9سال کی عمر میں رخصتی ہوئی اس پر غیر مسلموں کو بھی اعتراضات ہیں کیا یہ صحیح ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ی میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے ۔

«ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوجہا وہی بنت ست وادخلت علیہ وہی بنت تسع ومکثت عندہ تسعاً» صحیح البخاری کتاب النکاح باب انکاح الرجل ولدہ الصغار(5133) (باب انکاح الرجل ولدہ الصغار)

یعنی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح بعمر چھ سال ہوا اور نوسال کی عمر میں رخصتی ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نوسال رہیں ۔ "

ہاں تک معترضین کا اعتراض ہے کہ اتنی کم عمر میں نکاح کیسے ممکن ہے ؟ جواباً گزارش ہے کہ دین اسلام نے عمر کے اعتبار سے نکاح پر کوئی پابندی عائد نہیں کی نص قرآنی سے یہ بات ثابت ہے کہ صغر سنی میں بھی نکاح ہو سکتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔

لَم يَحِضنَ...٤... سورة الطلاق

رتوں کو ابھی حیض نہیں آنے لگا ان کی عدت بھی تین ماہ ہے ۔

ۃ اللہ علیہ مشارالیہ باب کے تحت فرماتے ہیں ۔

تہا ثلاثۃ اشہر قبل البلوغ»

ت عورت کی عدت تین ماہ مقرر فرمائی ہے ۔ "

ہے ۔ پھر واقعاتی طور پر یہ بات ہے کہ نو دس سال کا بچہ بالغ ہو سکتا ہے چنانچہ حدیث میں ہے ۔

م فی المضاجع» (سنن ابی داوٗد باب منی یامر الغلام بالصلواۃ)

یعنی بچے دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کے بستر جدا کر دو ۔ "

اوی فتح القدیر شرح الجامع الصغیر میں رقمطراز ہیں ۔

«اي فرقوا بين اولادكم في مضاجعهم التي ينامون فيها اذا بلغوا عشر سنين حذرا من غوائل الشهوة وان كن اخوات» (بحوالہ عون المعبود ١/١٨٥)

اب گاہوں کو علیحدہ کر دو ۔ اس خدشہ سے کہ کہیں مبادیات شہوت کا اظہار نہ ہو اگرچہ بہنیں ہی کیوں نہ ہو ۔ "

یح بخاری میں "بلوغ الصبیان وشہادتھم" کے تحت ترجمۃ الباب میں ہے ۔

احتلمت وانا ابن ثنتي عشرة سنة.....وقال الحسن بن صالح : ادركت جارة لنا جدة بنت احدي وعشرين سنة»

، بارہ سال کی عمر میں بالغ ہو گیا تھا اور حسن بن صالح بن حی ہمدانی فقیہ کوفی نے کہا ۔ میں نے اپنے پڑوس میں ایک جدہ (نانی) کو پایا جس کی عمر اکیس سال تھی ۔

المجالسۃ دینوری میں ہے ۔ واقل اوقات الحمل تسع سنین "کم از کم حمل کی عمر نوسال ہے ۔ "

نے 21سال کی جدہ (نانی) دیکھی ہے ۔ نوسال مکمل ہونے پر اسے حیض آیا اور دس سال مکمل ہونے پر بچی پیدا ہوئی ۔ اور اس کی بیٹی کا معاملہ بھی اسی طرح ہوا نیز یہ بات بھی مشہور ہے کہ عبداللہ بن عمرو باپ بیٹے کی عمر کا تفاوت بارہ سال کا تھا ۔ (فتح الباری 5/277)

م 1/45 ۔

«فانهم اتفقوا على انه يحرم من كل امراة بالغ وغير بالغ» (ہدایۃ المجتہد ٢/٣٩)

یہ کہ قرائن وشواہد اس بات پر دال ہیں کہ نو دس سال کی عمر میں بچہ بالغ ہو سکتا ہے ممکن ہے نوسال رخصتی کی عمر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی بالغہ ہوں بصورت دیگر پھر بھی شریعت میں انعقاد نکاح کا جواز موجود ہے ۔ کما تقدم لہذا! تعجب واستغراب کی چنداں ضرورت نہیں وَاللَّهُ يَهدي مَن يَشاءُ إِلىٰ صِرا

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص849

محدث فتویٰ